قاضی عیاض اور فن سیرت نگاری

ڈاکٹر حافظ محمد طارق ☆

Qazi Ayyaz has been a renowned biographer (of the Holy Prophet P.B.U.H) of his time. He was born at Sabta in Andalusia, according to which he was called Sabti. He undertook travels to Eastern countries. He stands prominent among the renowned scholars and biographers of the 5th century A.H.Qazi Ayyaz had devoted his life to the acquisition of knowledge, teaching and preaching. His books have been popular with and well-known to the intellegentsia of every era.

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک ایسا محبوب موضوع ہے جس پر قرون اولیٰ سے اب تک ہزاروں علماء اور محققین نے پرخلوص انداز میں خامہ فرسائی کی ہے اور سیرت کے ہر پہلو پر ہر زمانے ہر زبان اور دنیا کے ہر خطے میں بے شمار منظوم و منثور کتابیں لکھیں گئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا یہ معجزہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کی قید سے بالاتر ہو کر اصحاب علم و فضل نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اور اس بحر بے کنار سے نہایت محبت اور عقیدت کے ساتھ اپنی اپنی بساط کے مطابق موتی سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ اس موضوع پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور انشاءاللہ قیامت تک یہ تسلسل برقرار رہے گا۔ سیرت نگاروں کی صف میں پانچویں صدی ہجری کے معروف عالم قاضی عیاضؒ کا نام نمایاں نظر آتا ہے۔ ذیل میں ان کی سوانح حیات اور سیرت نگاری میں ان کی خدمات کا تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

احوال زندگی

نام و نسب:

نام عیاض اور کنیت ابوالفضل ہے۔ نسب نامہ یہ ہے:

عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض۔ (۱)

ولادت و خاندان

قاضی عیاض ۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء اندلس میں بمقام سبتہ پیدا ہوئے۔ یمن کے مشہور قبیلہ حمیر سے خاندانی تعلق تھا۔ اسی خاندان کے ایک شخص یحصب ابن مالک کی نسبت سے یحصبی کہلاتے ہیں۔ (۲)

☆ لیکچرر، گورنمنٹ ایس ای کالج، بہاولپور

قاضی عیاض کا خاندان علمی حیثیت سے ممتاز تھا۔اس خاندان میں قاضی موصوف سے پہلے اور بعد میں کئی اصحاب علم وفن گزرے ہیں۔آپ کے جد امجد پہلے فارس منتقل ہوئے بعد ازاں اندلس پر ساحل سمندر پر واقع مغرب کے مشہور شہر سبتہ میں رہائش پذیر ہوئے۔یہیں قاضی عیاض پیدا ہوئے اسی شہر کی نسبت سے وہ سبتی کہلاتے ہیں۔

تعلیم وتربیت:

قاضی عیاض اپنے وطن کے علماء ومشائخ سے استفادہ کرنے کے بعد ۵۰۷ھ میں اندلس تشریف لے گئے اور قرطبہ کے علمائے فن سے کسب فیض کیا۔علم کی تحصیل کے لئے انہوں نے بلاد مشرق کا بھی سفر کیا اور اپنے زمانے کے معروف اور اجلاء علماء سے اکتساب فیض کیا اور جواہر علم وحکمت کا ذخیرہ جمع کیا۔

اساتذہ وشیوخ

تذکرہ نگاروں کا بیان ہے کہ قاضی موصوف کے اساتذہ اور شیوخ کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔(۳)

ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

قاضی ابوعلی غسانی صدفی، محمد بن حمدین، ابوعلی بن سکرہ، ابوالحسین سراج، ابومحمد ابن عثمان، ہشام بن احمد اور ابوبحرین العاص، ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ تمیمی، قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المسیلی وغیرہم مشاہیر شامل ہیں۔(۴)

علامہ ذہبی نے آپ کے اساتذہ میں ابومحمد بن عتاب (۵) کا تذکرہ کیا ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آپ کے اساتذہ میں ابن رشد اور ابن الحاج کا شمار کیا ہے۔(۶)

تلامذہ:

قاضی عیاض کے تلامذہ کا حلقہ بھی وسیع تھا چند شاگردوں کے نام یہ ہیں:

ابوالقاسم خلف بن بشکوال، ابوجعفر بن قیصر غرناطی، عبداللہ بن احمد عصیری، ابومحمد عیسیٰ بن الحجری، محمد بن حسن الحائری۔(۷)

علمی کمالات

قاضی عیاض کو علم حدیث سے بڑا شغف تھا اور اس فن میں مکمل مہارت اور درک رکھتے تھے۔ابن

خلکان کا بیان ہے کہ:

''وہ حدیث اور علوم حدیث میں یکتائے روزگار اور امام وقت تھے۔ اور حدیثوں کے ضبط و تحریر اور جمع و کتابت پر پوری توجہ مبذول کرتے تھے اس لئے ان کے پاس روایات اور احادیث کا وسیع ذخیرہ تھا''(۸)

آپ تفسیر اور علوم تفسیر، فقہ اور احکام و شرائع کے بڑے واقف کار تھے۔ علاوہ ازیں نحو، لغت، کلام عرب اور انساب و وقائع کے بھی نامور عالم تھے۔ گویا آپ گوناگوں اوصاف و کمالات سے متصف، مختلف علوم و فنون کے جامع، امام وقت، علامہ دہر اور عالم مغرب تھے۔

ابن خلکان کا بیان ہے کہ:

''احد الائمة الحفاظ الفقهاء المحدثين الادباء وتواليفه واشعاره شاهدة بذلك'' (۹)

(وہ اکابر ائمہ، حفاظ و محدثین اور افاضل فقہا و ادباء میں تھے ان کی تصانیف اور اشعار اس پر شاہد ہیں)

ان اوصاف و کمالات کی بدولت ان کی شہرت و مقبولیت میں بڑا اضافہ ہو گیا تھا۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ:

''خود اپنے شہر میں جو بلند مرتبہ، غیر معمولی عظمت اور عظیم الشان وقار ان کو حاصل ہوا وہ یہاں کے کسی اور شخص کو نہ ان سے پہلے حاصل ہوا تھا اور نہ ان کے بعد حاصل ہوا''(۱۰)

فقہی مسلک

مالکی مذہب کے اکابرین میں ان کا شمار ہوتا ہے اس مسلک کے اصول و فروع پر ان کی نظر وسیع تھی اور وہ اس مذہب کی جزئیات کے حافظ تھے۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں:

''القاضي عياض بن موسىٰ بن عياض العلامه ابوالفضل اليحصبي، السبتي، المالكي الحافظ احد الاعلام'' (۱۱)

علمی اور ادبی مشاغل

درس و تدریس:

قاضی عیاض فارغ التحصیل ہونے کے بعد تدریسی شعبے سے منسلک ہو گئے۔ آپ کے حلقہ درسگاہ سے متعدد طلباء نے علم و فضل حاصل کیا۔ آپ کے چند تلامذہ کا تذکرہ ہم اوپر کر چکے ہیں۔

خطابت:

قاضی عیاض خطابت کے بھی امام تھے۔لوگ ان کے خطاب کی فصاحت و بلاغت اور شیریں کلام سے متاثر تھے۔آپ جہاں کہیں درس دیتے تو ایک جم غفیر آپ کی مجلس میں جمع ہو جاتا اور سامعین آپ کا کلام سن کر داد و ستائش دیتے۔ابن خلکان نے انہیں ''کبیر الشان اور غزیر البیان'' کے نام سے یاد کیا ہے۔(۱۲)

اور عمر رضا کحالہ نے آپ کو ''خطیب'' کے لقب سے یاد کیا ہے (۱۲)

شعر و شاعری

چونکہ قاضی عیاض علوم حدیث، نحو، فقہ، کلام عرب اور عرب کے ایام و انساب کی معرفت میں مہارت تامہ رکھتے تھے اس لئے بڑے دلآویز شعر کہتے تھے۔(۱۳)

قضاء

تذکرہ نگاروں نے قاضی صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کمسنی میں ہی قضا جیسے اہم اور ذمہ دارانہ منصب پر فائز ہوئے۔آپ سبتہ میں اور پھر غرناطہ میں اس عہدہ پر مامور کئے گئے۔محمد بن حماد سبتی فرماتے ہیں:

'' جلس القاضی للمناظرہ ولہ نحو من ثمان و عشرین سنة، و ولی القضاء ولہ خمس و ثلاثون سنة '' (۱۴)

(قاضی عیاض اٹھائیس سال کی عمر میں مناظرہ کرنے لگے اور پینتیس سال کی عمر میں منصب قضاء پر فائز ہوئے)

وفات:

علامہ قاضی عیاض نے ۵۴۴ھ میں نو جمادی الاخریٰ بروز جمعہ مراکش میں وفات پائی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذکورہ سال میں رمضان کے مہینے میں فوت ہوئے اور باب ایلان میں سپرد خاک کئے گئے۔(۱۵)

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ کسی یہودی کے زہر دینے سے ان کی وفات ہوئی تھی۔(۱۵الف)

تصنیفات

قاضی عیاض کی پوری زندگی حصول علم، درس و تدریس، بحث و مناظرہ، قضاء اور وعظ ارشاد اور

تصانیف وتالیف کے لئے وقف تھی۔آپ کی تصانیف کمیت، کیفیت دونوں اعتبار سے اہم، بلند پایہ اور علم وفن کے ذخیرہ میں بیش قیمت خیال کی جاتی ہیں اس لئے ان کو بڑی شہرت واعتبار حاصل ہوا اور وہ ہر زمانہ کے اہل علم میں مقبول ومتداول رہی ہیں۔علامہ ذہبی کا بیان ہے:

" و صنف التصانيف التی سارت بها الر كبان واشتهر اسمه و بعد صيته ...... ولم يكن احد بسبتة فی عصره اكثر تواليف منه " (١٦)

(آپ نے بہت سی کتب تصنیف کیں جن کا چارسو عالم میں شہرہ ہے۔ان کی بدولت مصنف کا نام روشن ہوا اور ان کی دور دور شہرت ہوئی..........ان کے وطن سبتہ میں ان کے زمانہ میں کسی شخص نے اتنی زیادہ کتابیں نہیں لکھی تھیں)

ذیل میں موصوف کی بعض اہم کتابوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

١. الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ (١٦ الف)
٢. الالماع فی اصول الرواية والسماع
٣. مشارق الانوار علی صحاح الاثار فی تفسير غريب الحديث المؤطا والبخاری و مسلم
٤. العيون السنة فی اخبار سبتة
٥. التنبيهات المستنبطة فی شرح مشكلات المدونه فی فروع الفقه المالكی
٦. ترتيب المدارك و تقريب المسالك فی ذكر فقها مذهب مالك
٧. العقيده
٨. شرح حديث ام زرع
٩. جامع التاريخ
١٠. الاكمال فی شرح كتاب مسلم
١١. كتاب الغنية فی شيوخه.
١٢. كتاب المعجم فی شيوخ ابن سكره .
١٣. كتاب المعلم فی شرح المسلم (١٧)

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ

علامہ قاضی عیاضؒ کی جملہ تصانیف علم و ادب کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ علماء وفضلاء نے انہیں قدرو منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے اوران سے بھرپور استفادہ کیا ہے تاہم سب سے زیادہ مقبولیت ان کی تصنیف ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ''کوحاصل ہوئی۔ موصوف نے اس کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل وفضائل مستند احادیث کی روشنی میں نہایت عقیدت، خلوص اور محبت سے تحریر کیے ہیں۔ بعض محدثین نے اس سے استفادہ کیا اور متاخرین سیرت نگاروں نے اسے ماخذ کی حیثیت دی۔ یہ کتاب متعدد دفعہ زیور طبع سے آراستہ ہوچکی ہے۔

ذیل میں اس معروف اور متداول تصنیف کا مختصر تجزیہ پیش کیا جاتا ہے:

کتاب کی ترتیب اور مضامین

کتاب الشفاء چار حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصہ کئی ابواب اور فصول پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء وتوصیف، عظمت شان، فضائل وکمالات میں جامعیت اور معجزات وکرامات وغیرہ کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔(۱۸)

دوسرے حصہ میں نبی کریم ﷺ کے وہ حقوق بیان کئے گئے ہیں جو تمام مخلوق پر واجب ہیں جیسے آپ ﷺ پر ایمان لانا، آپ ﷺ کی مکمل اطاعت اور آپ ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت رکھنا، آپ ﷺ کے ادب واحترام کوملحوظ رکھنا اور آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا وغیرہ (۱۹)

تیسرے حصہ میں یہ بحث کی گئی ہے کہ کن بشری اوصاف وخصائل کی نسبت آپ ﷺ کے ساتھ صحیح و مناسب ہے اور کون سے اموراوراوصاف کی نسبت آپ ﷺ کی شان وعظمت کے منافی ہیں۔ غرض ان تمام باتوں کی اس میں تفصیل بیان کی گئی ہے جو آپ ﷺ کی شان میں روا اور جائز ہیں اوران باتوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جو ناروا اور ممنوع ہیں۔(۲۰) مصنف اس حصہ کو سب سے اہم، مہتم الشان اوراس کتاب کے لکھنے کی اصل غرض وغایت بتاتا ہے۔ یہ حصہ شروع کے حصوں کا دیباچہ وتمہید اور آخر کے مباحث کا تکملہ ہے۔

چوتھا حصہ آپ ﷺ کی تنقیص اور سب وشتم کرنے والوں کے احکام پر مشتمل ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ، ملائکہ، عام انبیاء ورسل اور رسول اللہ ﷺ کے آل واصحاب کی شان میں گستاخی اور سب وشتم کرنے والوں کے احکام کا ذکر ہے۔(۲۱)

قاضی عیاض کا اسلوب

قاضی عیاض کی علمی تحریر جاندار، پختہ اور انداز بیان دلنشیں اور قابل فہم ہے۔ سیرت نبوی ﷺ کی تصنیف و تالیف میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کی انتہائی عقیدت و محبت اور عجز وانکساری کے جذبات خوب عیاں ہیں۔ مصنف نے قرآنی آیات کی تفسیر و تاویل کے ضمن میں اعراب، قرأت کے اختلافات اور مفسرین کے تفسیری اقوال بھی نقل کئے ہیں۔

علامہ خفاجیؒ فرماتے ہیں کہ شفاء شریف کا ماخذ شفاء بن سبع ہے۔(۲۲)

شروح وتعلیقات

کتاب الشفاء کی غیر معمولی اہمیت اور مقبولیت کی وجہ سے اس کی بہت سی تعلیقات اور مختصرات وغیرہ لکھے گئے ہیں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ان کو بیان کیا ہے ان میں سے چند شروح اور تلخیصات کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱۔ المنهل الاصفىٰ فى شرح ما تمس الحاجة اليه من الفاظ الشفاء لابى عبدالله محمد بن ابى شريف حسنى تلسمانى ۔۹۱۷ھ میں مصنف اس کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔

۲۔ علامہ جلال الدین السیوطی نے ”مناہل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء“ لکھی۔

۳۔ حافظ برہان الدین ابراہیم بن محمد الحلبی نے ” المقتفىٰ فى حل الفاظ الشفاء “لکھی۔

۴۔ علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن محمد الشمنی نے مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء کے نام سے حاشیہ تحریر کیا۔

۵۔ محمد بن خلیل بن ابوبکر ابوعبداللہ الحلبی نے ”زبدة المقتفىٰ فى تحرير الفاظ الشفاء “لکھی۔

۶۔ شہاب الدین احمد خفاجی نے ”نسيم الرياض فى شرح شفاء القاضى عياض “ کے نام سے مبسوط، ضخیم اور محققانہ شرح لکھی ہے۔

کتاب الشفاء کی مقبولیت اور قدر و منزلت

قاضی عیاض کی کتاب الشفاء بہت مفید، بے حد مقبول اور بے نظیر تصنیف ہے۔ اس کی جدت وندرت ہر طبقہ ومسلک کے لوگوں میں شہرت ومقبولیت اور انداز تحریر کی دلآویزی وغیرہ کا قاضی عیاض کے معاصرین، ارباب سیر اور علمائے فن نے اعتراف کیا ہے۔ صاحب کشف الظنون کا بیان ہے:

” وهو كتاب عظيم النفع كثير الفائدة لم يؤلف مثله فى الاسلام “ (۲۴)

(یہ نہایت بیش قیمت اور مفید کتاب ہے اسلامی تاریخ میں اس سے پہلے ایسی عمدہ کتاب نہیں لکھی گئی)

لسان الدین خطیب تلمسانی فرماتے ہیں:

''شفاء قاضی عیاض دلوں کی شفاء ہے اور جس فضیلت پر مشتمل ہے وہ مخفی نہیں۔ یہ ایک نیک شخصیت کا ہدیہ ہے جس کا بدلہ صرف ثواب اور ذکر جمیل ہے''(۲۵)

علامہ شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں:

''شفاء شریف کا اسم اس کے مسمیٰ کے موافق ہے کیونکہ سلف صالحین فرماتے ہیں اس کا پڑھنا بیماریوں کی شفاء اور مشکلات کی گرہیں کھولنے میں مجرب ہے نبی کریم ﷺ کی برکت سے اس میں ڈوبنے، جلنے اور طاعون کی مصیبتوں سے امان ہے اور اگر اعتقاد صحیح ہو تو مراد حاصل ہو جاتی ہے''(۲۶)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

''غرض یہ بڑی اہم، عجیب اور نہایت مقبول کتابوں میں ہے۔ بعض شاعروں نے اس کی منظوم تعریفیں کی ہیں''(۲۷)

کتاب الشفاء کا بڑا امتیاز یہ ہے کہ اسے بارگاہ نبوی ﷺ سے مقبولیت کی سند مل چکی ہے۔

شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں:

''ایک دفعہ قاضی عیاض کے بھتیجے نے خواب میں دیکھا کہ ان کے چچا قاضی موصوف نبی کریم ﷺ کے ساتھ سونے کے تخت پر فروکش ہیں یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہو گئی۔ قاضی عیاض نے ان کی حالت کو محسوس کر لیا اور فرمایا بھتیجے میری کتاب ''الشفاء'' کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لئے دلیل راہ بنا لو گویا یہ اشارہ تھا کہ مجھے یہ منصب و کرامت اس کتاب کی بدولت ملی ہے''(۲۸)

بلاشبہ یہ کتاب دلوں کا نور اور ایمان کی رونق ہے اور کیوں نہ ہو جب اس میں نبی اکرم ﷺ کے شمائل و فضائل احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں اور آپ ﷺ کے اوصاف جلیلہ، اور آپ ﷺ کی قدر و منزلت کا نہایت ادب و توقیر کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔

روایات شفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ

علامہ خفاجیؒ ''نسیم الریاض شرح الشفاء'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ:

شفاء قاضی عیاض میں بھی بعض ضعیف حدیثیں آ گئی ہیں اور بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے انہیں موضوع قرار دیا ہے

حافظ سیوطی نے اپنی کتاب ''مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء'' میں ان سب کی نشاندہی کی ہے۔(۲۹)

اگرچہ قاضی عیاض نے احادیث واخبار کے نقد وتحقیق پر پورا دھیان نہیں دیا ہے۔تاہم اس کتاب کی اہمیت، افادیت اور مقبولیت یک گونہ مسلم ہے۔اور یہ کتاب منفرد حیثیت کے باعث کتب سیرت میں شہرہ آفاق مقام رکھتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ابن خلکان، شمس الدین احمد بن محمد، وفیات الاعیان، ۳/ ۴۸۳ منشورات الرضی، قم

۲۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۳/ ۴۸۵

۳۔ ایضاً۔

۴۔ الذھبی، شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ ۴/ ۶۸، دار الکتب العلمیہ بیروت۔لبنان

۵۔ ایضاً العبر فی من غبر، ۴/ ۱۲۲، کویت ۱۹۶۳

۶۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، بستان المحدثین، ص ۳۴۶، مطبع مجتبائی دہلی ۱۸۹۸ء

۷۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۴/ ۶۸

۸۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۳/ ۴۸۶

۹۔ ایضاً، ۳/ ۴۸۵

۱۰۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۴/ ۶۸

۱۱۔ ایضاً، العبر، ۴/ ۱۲۲

۱۲۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۳/ ۴۸۴

۱۲۔الف۔عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، ۸/ ۱۶، ادارہ احیاء التراث العربی، بیروت۔لبنان

۱۳۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، بستان المحدثین، ص ۳۴۶

۱۴۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۴/ ۶۸

۱۵۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۳/ ۴۸۵

۱۵۔الف۔ابن فرحون، برہان الدین المالکی، الدیباج الذہب فی معرفۃ اعیان علماء المذہب
۱۶۔　الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۶۸/۴
۱۶۔الف۔امام ذہبی نے اپنی معروف تصنیف ''تذکرۃ الحفاظ'' میں اس کتاب کا نام ''الشفاء فی شرف المصطفیٰ'' تحریر کیا ہے۔
۱۷۔　عمر رضا کحالہ، معجم المولفین، ۱۶/۸، ادارا حیاء التراث العربی، بیروت، لبنان
ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۴۸۳/۳
الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۶۸/۴
شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۳۴۷
نیز حاجی خلیفہ کی معروف کتاب ''کشف الظنون'' ملاحظہ فرمائیں۔
۱۸۔　قاضی عیاض، "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ "مع حاشیه مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء للعلامة احمد بن محمد الشمنی ، الجزء الاول ص ۱۱ تا ۳۶۸ ، المکتبة التجارية الکبریٰ ، مصر
۱۹۔　ایضاً،　الجزء الثانی، ص۲ تا ۹۵
۲۰۔　ایضاً،　ص۹۵ تا ۲۱۰
۲۱۔　ایضاً، ص۲۱۱ تا ۳۱۴
۲۲۔　علامہ خفاجی، احمد شہاب الدین، نسیم الریاض، شرح الشفاء قاضی عیاض ۵۲/۱ مطبوعہ بیروت ۱۰۵۳
۲۳۔　مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے کشف الظنون، ۲/ ۲۰۷، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵۔ اسماعیل پاشا بغدادی ''ایضاح المکنون علی کشف الظنون'' اور یوسف الیان سرکیس نے ''معجم المطبوعات العربیہ'' میں بعض شروح اور تعلیقات کا تذکرہ کیا ہے۔
۲۴۔　حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۰۵۳/۲
۲۵۔　شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، بستان المحدثین، ص۳۴۲۔۳۴۳
۲۶۔　علامہ خفاجی، نسیم الریاض جلد اول، مقدمہ
۲۷۔　شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، بستان المحدثین، ص۳۴۳
۲۸۔　ایضاً ص ۳۴۴
۲۹۔　علامہ خفاجی، نسیم الریاض جلد اول مقدمہ